FLOW CHART — ترتیبی نقشہ ربط

MACRO-STRUCTURE — نظمِ جلی

49- سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ

آیات : 18 ...... مَدَنِیَّۃٌ پیراگراف:5

- **زمانہ نزول:**

سورۃ الحجرات ،ایک مدنی سورت ہے، جو فتح مکہ کے بعد، 9 ہجری (عام الوفود) میں نازل ہوئی، جب بے شمار قبائل مدینہ آ آ کر مسلمان ہو رہے تھے۔

سورۃ الحجرات کا کتابی ربط

1۔ پچھلی سورۃ ﴿الفتح﴾ میں فتوحات اور مالِ غنیمت کی خوشخبری تھی اور منافقین کو ﴿اِخلاصِ عمل﴾ اختیار کر لینے کی نصیحت کا مضمون تھا، یہاں اس سورۃ ﴿الحجرات﴾ میں بتایا گیا ہے کہ یہ اِخلاصِ عمل، منافقت کو ترک کرنے، اللہ اور رسول یعنی کتاب وسنت سے پیش قدمی نہ کرنے، اللہ تعالیٰ کے حقوق، رسول اللہ ﷺ کے حقوق، مسلمانوں کے باہمی حقوق اور اعلیٰ اَخلاق کا مظاہرہ کرنے سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔

اہم کلیدی الفاظ ومضامین

1- اس سورت میں ﴿يَاَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا﴾ (آیت :1،2،6،11 اور 12) کے الفاظ سے کچے مسلمانوں اور منافقین کو پانچ مرتبہ خطاب کیا گیا۔ اس طرح کے اسلوب کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ بار بار ان کے زبانی اعلان واقرار اسلام کے حوالے سے ان کے سامنے یہ بات رکھی جاتی ہے کہ یہ طرزِ عمل تمہارے اقرار ایمان کے شایانِ شان نہیں ہے۔

2۔ مسلمانوں کو نصیحت کی گئی کہ وہ کسی فاسق کی خبر کو صحیح تسلیم کرتے ہوئے عجلت پسندی کے ساتھ فوراً کوئی کاروائی نہ کریں۔ مسلمانوں کو تحقیق اور تبیین کی نصیحت کی گئی، تا کہ وہ شرمندگی سے بچ سکیں۔ (آیت:6)

3- اس سورت میں ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ اِخْوَةٌ﴾ کے ذریعے مسلمانوں کی عالمگیر برادری کی وضاحت کی گئی۔ یہ جمعیت رنگ ونسل، خاندان ونسب اور وطن کی بنیاد پر نہیں بنی ہے، بلکہ اللہ اور اس کے آخری رسول ﷺ پر ایمان کے نتیجے میں قائم ہوئی ہے۔ (آیت:10)

4۔ مسلمانوں کو دوسرے مسلمانوں کی غیبت سے منع کر دیا گیا کہ وہ ان کی غیر موجودگی میں ان کے عیب دوسروں پر ظاہر کریں۔ مسلمان کے مرنے پر اس کو غسل اور کفن دے کر جسمانی طور پر پاک کرنا چاہیے اور نمازِ جنازہ میں دعائے مغفرت کر کے روحانی طور پر پاک کرنے کی کوشش کرنا چاہیے۔ جلد از جلد تدفین کرنا چاہیے تا کہ بدبو، تعفن ور بیماریاں نہ پھیلیں۔ اسی طرح مسلمان میں کوئی عیب ہو تو دوسروں سے غیبت کرنے کے بجائے، خود اُس شخص سے بات کی جائے، اس کی اصلاح کی کوشش کی جائے اور دعوت وتبلیغ کے بعد، اللہ سے اس کے حق میں دعا کی جائے۔ یہاں 'غیبت' کے لیے مردہ بھائی کے گوشت کھانے کا استعارہ استعمال کیا گیا ہے، تا کہ امتِ مسلمہ اس قبیح فعل سے مکمل اجتناب کرے۔ (آیت:11)

5- ﴿اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ﴾ کے ذریعے بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مکرّم اور معزّز وہ ہے، جو زیادہ متقی اور پرہیز گار ہے یعنی وہ شخص جو حرام چیزوں کے قریب نہیں جاتا۔ (آیت:13)

6- اس سورت میں سچے مؤمنوں کی پانچ (5) صفات بیان کی گئی ہیں۔ اللہ پر ایمان، رسول اللہ ﷺ پر ایمان، پھر اس پر ایسا یقین، جو شک سے پاک ہو، اللہ کی راہ میں مال سے جہاد اور جان سے جہاد۔ (آیت: 14)

سورۃ الحجرات کا نظمِ جلی

سورۃ الحجرات پانچ (5) پیراگرافوں پر مشتمل ہے۔

1- آیت 1: اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے پیش قدمی کی ممانعت کر دی گئی

یہ ایک آئینی اور دستوری شق ہے۔ وحی یعنی قرآن وسنت کے خلاف نہ تو کوئی قانون سازی ہو سکتی ہے اور نہ کسی غیر نبی کو (چاہے وہ صحابی ہو، تابعی ہو، تبع تابعی ہو، فقہ کا امام ہو، مفتی ہو، یا عالمِ دین ہو یا کسی عدالت کا جج) یہ حق حاصل ہے کہ وہ قرآن وسنت کے خلاف رائے اختیار کرے اور نہ کسی کو یہ حق ہے کہ وہ اللہ اور رسول پر کسی غیر نبی کو ترجیح دے۔ قرآن وسنت کی اطاعت مطلق اور غیر مشروط ہے، جب کہ غیر نبی کی اِطاعت قرآن وسنت سے مشروط اور مقید ہے۔

2- آیات 2 تا 5: رسول اللہ ﷺ کے حقوق بیان کیے گئے کہ ان کے سامنے نہ تو اپنی آواز بلند کی جاسکتی ہے اور نہ انہیں عام آدمی کی طرح بلند آواز سے بلایا جاسکتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ اور ان کی احادیث سے اپنی آواز اور اپنی بات کو بلند کرنے کے جرم میں حبطِ اعمال کا اندیشہ ہے۔

3- آیات 6 تا 13: مسلمانوں کے باہمی حقوق بیان کیے گئے۔

وہ آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ ان کے باہمی تعلقات کو درست کرنا اور درست رکھنا ضروری ہے۔ قتال کی صورت میں خاموش تماشائی بننے کے بجائے، عدل وانصاف سے مصالحت اور فیصلہ کرنا چاہیے۔ ایک دوسرے کا مذاق اڑانے، لعن طعن کرنے، برے القاب سے پکارنے بدگمانی کرنے تجسس کرنے اور غیبت کرنے سے منع کر دیا گیا۔

4- آیات 14 تا 15: اسلام اور ایمان کے فرق کو نمایاں کیا گیا۔

بدوی اور دیہاتی مسلمانوں کو بتایا گیا کہ وہ فتح مکہ کے بعد اسلام کے سیاسی غلبے کے نتیجے میں اسلام کے آگے جھک گئے ہیں، لیکن حقیقی ایمان ابھی ان کے دلوں میں راسخ نہیں ہوا۔

5- آیات 16 تا 18: منافقین اپنے ایمان کا احسان اللہ اور رسول پر رکھتے تھے، انہیں بتایا گیا کہ ان کا اللہ پر کوئی احسان نہیں ہے، بلکہ اللہ کا ان پر احسان ہے۔

منافقین کو اللہ کا استاد بننے کے بجائے، خالص ایمان اور عمل اختیار کرنے کی ترغیب دی گئی۔ آخر میں بتایا گیا کہ منافقت کا علاج، اللہ کی کامل صفات کے ادراک سے ہی ہو سکتا ہے۔ اللہ عالم الغیب ہے۔ وہ نیتوں اور اعمال دونوں سے پوری طرح باخبر ہے، اس لیے کامل اِخلاص کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اِطاعت کی جانی چاہیے۔

منافقت سے بچتے ہوئے، سچے مؤمن بن کر، اعلیٰ اخلاق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حقوق، محمد رسول اللہ ﷺ کے حقوق اور مسلمانوں کے باہمی حقوق ادا کرنا چاہیے۔